



## سوال

(197) نماز تراویح میں قرآن ختم کرنے پر مٹھائی تقسیم کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں نماز تراویح باجماعت پڑھائی جاتی ہے، عام طور پر ستائیسویں رات قرآن کریم ختم کیا جاتا ہے، اس موقع پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا ایسے موقع پر یہ اہتمام اسلاف سے ثابت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رمضان المبارک میں تکمیل قرآن کے موقع پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنے کے متعلق ہم افراط و تفریط کا شکار ہیں بعض انتہا پسند اسے بدعت قرار دے کر اسے ضلالت و گمراہی سے تعبیر کرتے ہیں، پھر اسی پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ یہ کام کرنے والوں کو جہنم رسید کر کے سانس لیتے ہیں، جبکہ دوسری طرف جو تسابیل پسند ہیں ان کا رویہ انتہائی قابل اعتراض اور محل نظر ہے کیونکہ وہ ایسے موقع پر کھانے پینے کا اس قدر تکلف کرتے ہیں کہ اللہ کا گھر شادی محل معلوم ہوتا ہے بلکہ بعض مساجد میں آخری عشرہ اسی انداز سے گزارا جاتا ہے کہ طاق راتوں میں دیگیں پکائی جاتی ہیں، تقریر اور وعظ و نصیحت کے لئے جید اور خوش الحان علمائے کرام کو مدعو کیا جاتا ہے اور ساری رات کھانے پینے اور وعظ و نصیحت سنانے میں گزر جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کی افراط و تفریط درست نہیں، بلاشبہ رمضان المبارک نماز تراویح میں قرآن کریم پڑھنا اور سننا ایک بہترین عمل ہے۔ اس کے لئے کسی متدین اور متشرع حافظ قرآن کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرے، نماز تراویح میں مکمل قرآن کریم کو پڑھنے اور سننے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز تراویح پڑھانے کے لئے بہترین قراء کا انتخاب کرتے تھے۔ کتب احادیث میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اور حضرت تیم داری رضی اللہ عنہما کا نام بطور خاص ملتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ نماز تراویح میں حافظ قرآن سو آیات کی تلاوت کرتا اور یہاں تک کہ قیام کے طویل ہونے کی وجہ سے بعض مقتدی اپنی لائٹھیوں کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے، پھر اس قیام سے صبح صادق کے قریب فراغت حاصل کرتے۔ [مؤطا امام مالک، ص: ۱۳۷، ج ۱]

تکمیل قرآن کے لئے ہماری رائے یہ ہے کہ انتیسویں رات کا انتخاب کیا جائے اس کے لئے خاص اہتمام کا تکلف نہ کیا جائے، بلکہ سادگی کے ساتھ اسے سرانجام دیا جائے۔ تکلفات سے بالاتر ہو کر اگر کوئی نمازی اپنی طرف سے مٹھائی وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے تو اسے قابل گردن زنی جرم نہ قرار دیا جائے۔ ہم لوگ خوشی کے موقع پر پلنے گھروں میں اس طرح کا اہتمام کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے لئے آخری عشرہ کے آغاز سے تحریک چلانا اور تقسیم شربینی کے نام سے چندہ اکٹھا کرنا، باقاعدہ ہر نماز کے بعد اس کا اعلان کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کا معتدل فتویٰ حسب ذیل ہے:

”بعض تفاسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سورہ بقرہ ختم کی تو دس اونٹ ذبح کیے، اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کتاب کے ختم ہونے پر اگر کوئی خوشی کی جائے

